

مدیر کے نام

ڈاکٹر محمد ناصر، پشاور

پروفیسر خورشید احمد کا مقالہ بہ سلسلہ دستور اور عدلیہ کا کردار تمام اہل وطن کے لیے چشم کشا آئینہ ہے۔ اسی طرح مطالعہ کتاب اقبال، جناح اور پاکستان بہت اہم ہے۔ تاہم تبصرے میں جو یہ کہا گیا ہے کہ کتاب میں اقبال پر سوائے ضمیمے میں خطبہ الہ آباد پر مضمون کے کچھ میسر نہیں۔ اس حوالے سے عرض ہے کہ کتاب میں اقبال کے خطبہ الہ آباد کے تحریک پاکستان سے تعلق پر ابتدا ہی میں شافی بحث موجود ہے۔

رانا محمد افضل، میانوالی

پروفیسر خورشید احمد صاحب نے 'قرارداد مقاصد' پر گذشتہ چند ماہ میں نہایت اہم، مدلل مقالات قلم بند کیے ہیں۔ ارکان پارلیمنٹ، بینر حضرات اور اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے کے لیے ان کا مطالعہ خصوصاً مفید ہوگا۔

قاضی سمیع اللہ، لاہور

'ہجرت، مشاورت اور اسلامی تحریکات' (نومبر ۲۰۱۵ء) میں ہجرت اور اسلامی تحریکوں کی احیاء اسلام کی جدوجہد کے تسلسل کا عہدگی سے اظہار کیا گیا ہے۔ ہجرت کا سبق اسی جدوجہد میں ہے۔

عبدالجبار بھٹی، پٹوکی

'اسلامی پاکستان اور خوش حال پاکستان' (نومبر ۲۰۱۵ء) میں مغربی مادیت کے تصور کے مقابلے میں خوش حالی کے اسلامی تصور کو قرآن و سنت سے استدلال کے ساتھ واضح کیا گیا ہے۔ تاہم حضرت عدی بن حاتم کی روایت میں سہو ہو گیا۔ ایک شخص نے فاقے کی، جب کہ دوسرے نے ڈاکے کی شکایت کی تھی۔ (ص ۱۵)

عبدالرشید عراقی، گوجرانوالہ

'مصر: جیلوں میں سسکتی انسانیت' (اکتوبر ۲۰۱۵ء) کے مطالعے سے قیدیوں پر ڈھائے جانے والے مظالم سے روکنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ الاخوان المسلمون کے کارکنان کے جذبہ استقامت پر دل سے دُعا کرتی ہے۔

بینا حسین خالدی، رحیم یار خان

عالمی ترجمان القرآن اپنی تحریروں کے ذریعے (بذریعہ تذکیر و تعلیم) اشاعت اسلام کا فریضہ بخوبی انجام دے رہا ہے۔

عبدالباسط، لاہور

ترجمان القرآن تحریک برپا کرنے اور قلوب و اذہان کو مسخر کر کے احیاء اسلام کی مؤثر جدوجہد

میں شمولیت کا عملی راستہ دکھانے کا ذریعہ ہے۔ کیا ہم یہ گل دستہ پیش کرنے میں کامیاب ہیں؟

رفیع الدین ہاشمی، لاہور

ترجمان القرآن الکریم: ترجمانی و مختصر تفہیم (از احمد ابوسعید، حیدرآباد دکن) پر تبصرے (اکتوبر، ۲۰۱۵ء، پروفیسر عبدالقدیر سلیم) سے معلوم ہوا کہ موصوف نے مولانا مودودی کے اردو ترجمہ قرآن کی اصلاح فرمائی ہے، کیوں کہ ان کے خیال میں مولانا مودودی کے ہاں، عبارات زیادہ صاف، نہیں اور ’تعمیر‘ بھی ہے۔ اسی طرح احمد ابوسعید صاحب نے ’’بعض جملوں کی ساخت میں کچھ تقدیم و تاخیر بھی کی ہے‘‘۔ یہ بیان مولانا مودودی کی عبارات میں اصلاح نہیں بلکہ ’تخریف‘ کے ذیل میں آتا ہے۔ اس لیے ابوسعید صاحب کی یہ حرکت نامناسب، ناقابل قبول اور بلا جواز ہے۔ ’اصلاح‘ کا جذبہ قابل قدر ہے مگر اس کے لیے کسی متن کو بہتر اور زیادہ قابل فہم بنانے کا اصول یہ ہے کہ اصل متن کو برقرار رکھتے ہوئے، حواشی میں متبادل لفظ یا الفاظ یا جملہ تجویز کیا جائے اور وہیں مشکل لفظ کے معنی درج کیے جائیں۔

مولانا خالد سیف اللہ کی کتاب: وہ جو بیچتے تھے دوا لے دل پر تبصرہ کرتے ہوئے مبصر نے، اُن کے انداز بیان کا جو نمونہ دیا ہے، وہ فقط لفاظی ہے۔ اس حصے سے اقبال کی شخصیت یا ان کی فکر سے تعارف ہوتا ہے، اور نہ کسی طرح معلومات میسر آتی ہیں۔